Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عسیٰ ان تبغضوا شیئا وھو خیر لکم

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۴۴ | ۱۸ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ | ۱۸ شہادت ۱۳۵۹ ہش | ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۷۷

اخبار احمدیہ

۔• ربوہ ۲ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو ابھی ضعف اور گردوں میں تھکن ہے گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق پڑ رہا ہے۔

احباب کرام اپنی مسلسل اور متواتر عاجزانہ دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ کہ شافی مطلق مولا کریم ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کی ہر ہر سانس میں روح القدس کی تائید نازل کرے۔ اور آپ کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے آمین

۔• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

۔• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی مکرم حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ مقیم لاہور کو مورخہ ۲-۳ بروز اتوار پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام "قرۃ العین ارم" تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرم رستم علی صاحب آف گنری سندھ کی پوتی اور مکرم حکیم سردار محمد صاحب مرحوم آف ڈگری سندھ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

عمر علی طاہر مربی سلسلہ قمر آباد
ضلع نوابشاہ حال ربوہ

نمایاں کامیابی

عزیزم مبارک احمد ابن شیخ نذیر احمد بشیر (آف حیدر آبادی کلینک ربوہ) نے تعدا کے فضل سے پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کے امتحان ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ منعقدہ ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء میں ۲۲۵/۳۰۰ نمبر لے کر دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

پرنسپل الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

لازمی چندہ جات کی ترسیل

کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۶۰-۱۳۵۹ ہش / ۸۱-۱۹۸۰ء پر غور اور اہم سفارشات

ربوہ ۲۹ مارچ آج نو بجکر ۳۵ منٹ پر جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال (ایوان محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

جو ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اب گزشتہ سال کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو فیصلے کئے گئے تھے ان کی تعمیل کے متعلق رپورٹیں پیش کی جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ و ناظر تعلیم نے اپنے اپنے محکموں سے متعلق فیصلوں کی تعمیل کے بارے میں رپورٹیں پیش کیں۔

اس مرحلہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لا کر بقیہ کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ محترم مرزا صاحب اسٹیج پر تشریف لے آئے اور آپ کو اس اجلاس میں کچھ دیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

رپورٹ اضافہ جات بجٹ بدوران سال

اس کے بعد مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سیکرٹری مجلس مشاورت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اضافہ جات بجٹ بدوران سال سے متعلق رپورٹ نیز وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کرنے کے لئے موصول ہوئیں۔ مگر صدر انجمن احمدیہ نے بعض وجوہ کی بناء پر انہیں پیش کرنے سے اتفاق نہیں کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیش نہ کرنے سے متعلق صدر انجمن احمدیہ کی سفارش منظور فرمائی تھی

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ صدر سب کمیٹی بیت المال نے تجویز ۱ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت سال ۶۰-۱۳۵۹ ہش / ۸۱-۱۹۸۰ء) کے متعلق سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی کے سامنے مبلغ ۱۱،۱۰،۸۷۵ روپے کی آمد و خرچ پر مشتمل بجٹ پیش کیا گیا۔ جو لازمی چندوں کی اصل آمد کو مدنظر رکھ کر تجویز کیا گیا تھا۔ اخراجات میں کوئی جدید خرچ تجویز نہیں کیا گیا تھا۔ صرف ناگزیر اضافے کئے گئے تھے۔ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات کے ساتھ اس میزانیہ کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

۱۔ ۱۹۸۰ء کے حاصل خالص کے مجوزہ بجٹ میں ۷۹-۱۹۷۸ء کے بجٹ سے قریباً ۲۵ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو وصولی کے لئے پہلے سے کہیں زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

۲۔ آئندہ کے لئے موسمی اخراجات کی مد کو حذف کر دیا جائے اور ان اخراجات کو مد متفرق میں شامل کر دیا جائے۔

۳۔ آئندہ کے لئے مقفی سلسلہ کے اللاؤنس پر نظر ثانی مناسب ہوگی۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

پرنٹر مسعود احمد پرنٹر و سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ شہادت ۱۳۵۹ ہش
۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کے قرآنی ذرائع

اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو ہدایت کی راہ دکھلانے اور انہیں دینِ واحد پر جمع کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری اس کے کندھوں پر ڈالی ہے جیسا کہ سورۂ آلِ عمران کی آیت کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ سے ظاہر ہے۔

اس اہم اور عظیم ذمہ داری کی کماحقہٗ ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے خیرِ امت کے افراد پر دو فرض عائد کئے ہیں ایک یہ کہ وہ اسلامی تعلیم پر اس حد تک عمل کریں کہ ان کی زندگیوں میں اسلامی تعلیم کا نہایت حسین و جمیل عملی نمونہ دنیا کے سامنے آجائے جس سے متاثر ہو کر دوسرے لوگ اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ سو گویا وہ بذاتِ خود دوسروں کے لئے مجسم تبلیغ بن جائیں۔ دوسرے یہ کہ وہ اسلام کے پیغام کو دوسری اقوام تک پہنچانے میں ان تھک جدوجہد عمل میں لائیں اور تن من دھن سب اس راہ میں قربان کر دیں ان دونوں فرائض کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ امتِ محمدیہ کے افراد کو ان دو اہم اور بنیادی فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝"

(حٰمٓ السجدہ۔ آیات ۳۴ تا ۳۶)

ترجمہ:- اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرماں برداروں میں سے ہوں (یعنی دوسروں کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہے) اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسنِ سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور (باوجود ظلم سہنے کے) اس (قسم کے سلوک) کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں اور یا پھر ان کو ملتی ہے جن کو (خدا کی طرف سے) نیکی کا ایک بہت بڑا حصہ ملا ہو۔

ان آیات پر غور کرنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے دو باتوں کا ذکر کیا ہے۔ اوّل یہ کہ بہترین کام یہ ہے کہ انسان اسلام پر ایمان لائے۔ بعد نہایت نرمی اور محبت و پیار سے دوسرے لوگوں کو اسلام کی طرف بلائے اور ان کے ساتھ اس قدر حسنِ سلوک سے پیش آئے کہ وہ اس کے گرویدہ بن جائیں یعنی وہ ان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائے۔ دوم یہ کہ ایسا جب ہی ممکن ہے کہ وہ خود جس صداقت پر ایمان لایا ہے اس کے مطابق عمل بھی کرے۔ یعنی ساتھ کے ساتھ اپنے وجود میں اسلام کا عملی نمونہ بھی پیش کرے۔ جب وہ اپنے وجود میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے گا اور دوسروں کو محبت و پیار سے اسلام کی طرف دعوت دے گا تبھی ان کے دل جیتے جائیں گے لیکن اگر نیکی کا بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے بہت صبر اور استقلال سے کام لینا پڑے گا اور اس راہ میں جو مشکلات بھی پیش آئیں انہیں بطیبِ خاطر برداشت کرنا پڑے گا۔ سو گویا ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے دو گر بیان کئے ہیں ایک اسلام کا عملی نمونہ دوسرے اس راہ میں قربانی و ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے انتھک جدوجہد۔

چونکہ اس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب آنحضورؐ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر آپؑ کے متبعین کی حیثیت سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے اس لئے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے مذکورہ بالا دو قرآنی ذرائع پر عمل پیرا ہونے کی آپؑ نے ہمیں بطور خاص تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

جہاں اسلام پر کماحقہٗ عملی پیرا ہونے اور امن کا دل موہ لینے والا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے نفسانی خواہشات اور شیطان کی پیروی سے بچنے کے لئے باطنی مجاہدہ ضروری ہے وہاں اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے لحاظ سے بھی انتہائی جدوجہد کو بروئے کار لانا ناگزیر ہے۔ حسبِ ضرورت وقت، جان، مال، جذبات اور عزت کو قربان کر کے ہی اسلام کو ساری دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے اس پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے ساتھ ہی فرمایا:-

"اس پہلو (یعنی اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے) میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے اور بعض نے آدھا دے دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

مزید برآں حضور علیہ السلام نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی خاطر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے جان توڑ کوششیں بروئے کار لانے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام تو ضرور پھیلے گا اور غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے، ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۴)

اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنا اور اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو ساری دنیا میں پھیلانے میں ہر رنگ کی انتہائی کوشش بروئے کار لانا احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا طرۂ امتیاز ہے۔ اپنے اس امتیاز کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھ کر ہی ہم غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

قاعدہ یسرنا القرآن

براہ کرم قاعدہ یسرنا القرآن چھوٹا سائز یا بڑا سائز کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں!

مبارک احمد خالد منیجر مکتبہ یسرنا القرآن "ایوانِ محمود" ربوہ
(نزد مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق

(از مکرم مولوی حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ مقیم لاہور)

(۲)

تیسرا ثبوت:-

تیسرا ثبوت اس بات کا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر صحابہ کی شہادت ہے۔ کئی جلیل القدر بزرگ ہستیوں اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادتیں سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں لیکن ان میں سے میں صرف ایک شہادت پیش کرتا ہوں۔

۱۹۱۳ء کی بات ہے کہ حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود کے اشتہارات کو پڑھ کر یہ پتہ چل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب (مراد میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب) ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں"

(بحوالہ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۷۹ء)

چوتھا ثبوت:-

چوتھا ثبوت اس بات کا کہ پیش گوئی پسر موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں اذنِ الٰہی کے تحت آپ کا وہ اقرار اور وہ عظیم الشان اعلان ہے جو آپ نے ایک رؤیا دیکھنے کے بعد ۱۹۴۴ء میں فرمایا تھا۔

"میرے نزدیک سیدنا حضرت مسیح موعود کی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مصلح موعود ہونے کی تعیین اور پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا اذن الٰہی سے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کا اقرار اور اس پیشگوئی میں بیان فرمودہ علامات کو اپنے پر چسپاں کرنا یہ دو ثبوت ایسے قطعی ثبوت ہیں جن کی موجودگی میں کسی اور ثبوت کی ضرورت ہی نہیں رہتی قبل اس کے کہ میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا وہ عظیم الشان اقرار اور دعویٰ بیان کروں اس دعویٰ کا پس منظر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جلسہ سالانہ کے موقع پر دعویٰ مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس پیشگوئی کو جماعت کے کئی افراد نے چسپاں کیا کرتے تھے مگر میں سمجھتا تھا کہ اگر اس پیشگوئی کے مصداق کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ الہام الٰہی سے دعویٰ کرے تو مجھے اپنی طرف سے اس دعوے کی ضرورت نہیں۔ اگر خدا میری زبان سے اس کے متعلق کوئی اعلان کرانا چاہے گا تو وہ خود کرائے گا اور اگر اس کے مصداق کے لئے کسی الہام کی ضرورت نہیں تو مجھے بھی کسی دعویٰ کی ضرورت نہیں۔ بہرحال یہ ایک پیشگوئی ہے جس پر غور کر کے لوگ فیصلہ کر سکتے ہیں اگر اس کے لئے الہام کی ضرورت ہے تو میں بغیر الہام کے دعویٰ کر کے کیوں گنہگار بنوں جسے الہام ہوگا۔ وہ خود دعویٰ کر دے گا اور اگر اس کے لئے الہام کی ضرورت نہیں تو پھر دعویٰ کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ یہاں تک کہ جنوری ۱۹۴۴ء کے دوسرے ہفتہ میں مجھے ایک رؤیا ہوئی"

(انوار العلوم صفحہ ۵۲)

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا بیان دینے کے بعد وہ رؤیا جس بیان فرمائی جس میں یہ بھی ذکر ہے کہ آپ کی زبان پر یہ الفاظ بھی جاری ہوئے

اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔

کہ میں بھی مسیح موعود ہوں اور اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ۔ خواب میں ہی حضور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ پھر معاً آپ کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَثِیْلُہٗ میں اس کا نظیر ہوں وَخَلِیْفَتُہٗ اور اس کا خلیفہ ہوں یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے۔

یہ رؤیا جس کا حضور رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ایک نئی رؤیا ہے جسے آپ نے حاضرین جلسہ کے سامنے بیان کیا اور پھر فرمایا کہ اس رؤیا سے یہ بات آسمانی طور پر مجھ پر ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک بیٹے کے متعلق فرمائی تھی اور جس کے متعلق یہ تعیین فرمائی تھی کہ وہ ۲۰ فروری ۱۹۸۶ء سے نو سال کے عرصہ کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا وہ میں ہی ہوں اور میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

مصلح موعود ہونے کا پرشوکت اعلان

"اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسی کے انکشاف کے ماتحت میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ وہ مصلح موعود جس نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت دنیا میں آنا تھا اور جس کے متعلق یہ مقدر تھا کہ وہ اسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کناروں تک چمکائے گا اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے جلالی نشانات کا حامل ہوگا وہ میں ہی ہوں اور میرے ذریعہ ہی وہ پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک موعود بیٹے کے متعلق فرمائی تھیں"

(انوار العلوم صفحہ ۶۴ تا ۶۶)

پانچواں ثبوت:-

پانچواں ثبوت اس بات کا کہ پیش گوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہی ہیں یہ ہے کہ پیشگوئی میں موعود فرزند اور مصلح کے لئے جو علامات بیان کی گئی تھیں وہ سب کی سب آپ میں پوری ہوئیں اور ان کے آپ علیٰ وجہ الاتم مصداق ہیں۔ اگر اس پیشگوئی اور پسر موعود سے متعلق دیگر پیشگوئیوں کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو ان میں موعود بیٹے کی باون ۵۲ علامات بیان کی گئی ہیں۔ الموعود میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان علامات کا خود ذکر فرمایا ہے۔ ان علامات میں سے بعض علامات اور ان کے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے وجود باجود میں پورا ہونے کا ذکر کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

۱ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں ایک اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ

"کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ سو ہم نے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ علم الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر کھلے اور آپ نے انہیں تقریر اور تحریر کے ذریعہ لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ تفسیر کبیر اور دیگر کتب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔"

باطنی علوم سے مراد علم غیب ہے۔ چنانچہ سینکڑوں خوابیں اور الہام حضور رضی اللہ عنہ کو ہوئے جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ حضورؓ کے رؤیا و صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔

(الفضل ۲۴ فروری ۱۹۶۶ء)

(۲) زمین کے کناروں تک شہرت پانا اور قوموں کا آپ سے برکت حاصل کرنا۔

"مصلح موعود" میں یہ علامت بھی پائی جانی تھی کہ وہ "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت حاصل کریں گی" ایک دنیا گواہ ہے کہ خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے زمین کے کناروں تک نہ صرف شہرت پائی بلکہ عزت و احترام سے آپ کو یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں ہندوستان اور پاکستان سے باہر ایک زبردست تبلیغی مہم کے نتیجہ میں عرب و عجم، مشرق و مغرب، امریکن و افریقن، اور عرب نژاد اقوام کے لوگوں نے آپ کی بیعت کی، آپ کی کتب و تقریرات کو پڑھا اور آپ کی تقاریر سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض حاصل کر کے برکت و عمل کی اور اب تک کر رہے ہیں۔

(۳) اسیروں کی استگاری

پیشگوئی میں ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ پسر موعود اسیروں کی استگاری کا موجب ہوگا۔ یہ علامت بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وجود باجود میں پوری ہوئی اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعہ اُن قوموں کو ہدایت دی جو نہایت ذلیل اور پست حالت میں تھیں اور وہ اسیروں کی سی زندگی بسر کرتی تھیں جیسے افریقن علاقے ہیں۔ پھر اسیروں کی استگاری کے لحاظ سے کشمیریوں کے لئے حضور کی جد وجہد بھی اس علامت کے پورا ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

(۴) خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔

مصلح موعودؓ کے متعلق ایک یہ خبر دی گئی تھی کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا یعنی اللہ تعالےٰ اُس کا حافظ و ناصر ہوگا اور اُسے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے مگر خدا تعالےٰ نے آپ کو ان حملوں سے محفوظ رکھا اور ۷۶ سال سے کچھ زائد عرصہ زندگی پا کر ۱۹۶۵ء میں آپ نے طبعی وفات پائی۔ خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کثرت سے اُس کی دعائیں سنے گا۔ یہ علامت بھی اتنی واضح طور پر حضورؓ کے اندر پائی گئی اور اس امر کی ہزاروں نہیں، لاکھوں مثالیں مل سکتی ہیں کہ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔

(۵) تین کو چار کرنے والا وجود

پسر موعود کی ایک علامت یہ بیان کی گئی تھی کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ یہ علامت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے وجود میں پوری ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء والی تقریر میں اس علامت کے پورا ہونے کا جس ذکر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

اوّل:۔ حضورؓ سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے وہ آپ چوتھے تھے۔ پہلے تین بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور بشیر اوّل۔

دوم:۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی ولادت کے بعد بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ہاں تین بیٹے پیدا ہوئے اور اس طرح آپ نے اُن تین کو چار کر دیا۔ ان تین بیٹوں کے نام یہ ہیں۔ مرزا بشیر احمد صاحبؓ، مرزا شریف احمد صاحبؓ، اور مرزا مبارک احمد صاحبؓ مرزا مبارک احمد صاحبؓ کم عمری میں ہی وفات پا گئے تھے۔

سوم:۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندہ اولاد میں سے صرف تین بیٹے آپ پر ایمان رکھتے تھے۔ پھر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی ذریت میں شامل ہو گئے۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو تین کو چار کرنے والا بنا دیا۔

(۶) نُور آتا ہے نُور

پیشگوئی میں مصلح موعود کی ایک صفت نور بتائی گئی ہے اور اُس کے نزول کو مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب قرار دیا گیا ہے۔

اس پیشگوئی کی رُو سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کی حیات طیبہ پر اگر ایک نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انوار الٰہی بارش کی طرح حضور کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے۔ اور آپ کے مقدس وجود کی شکل میں نور و ہدایت کی جو شمع روشن کی گئی تھی اُس نے اپنے ارد گرد ہی نہیں بلکہ چاروں اطراف میں دنیا کے کناروں تک خدائی نور کو پھیلایا اور قوموں کو اس سے منور کیا اور وہاں ہزاروں ہی نہیں لاکھوں نئے چراغ روشن کر دکھائے۔

مثال کے طور پر میں نے اس مضمون میں پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ بعض علامات کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں پورا ہونے کا ذکر کیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی ولادت، آپ کی زندگی اور آپ کے کارہائے نمایاں یہ ثابت کر رہے ہیں کہ آپ ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ع ۔ کر رہی ہے ثابت اس کی زندگی۔
پیشگوئی سے وہی مقصود ہے۔

نصائح و ذمہ داریاں

اب میں اپنے مضمون کے آخر میں حضرت المصلح الموعودؓ کے بعض ارشادات و نصائح بھی درج کرنا چاہتا ہوں۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

"خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا اور اس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دُنیا میں قائم نہ ہو جائے۔ اور جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر دُنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔"

پھر فرمایا:۔

"میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دُنیا پر غالب آ کر رہے گا مسیحیت دُنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اُس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اُس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی اور دُنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہوا دکھائی دے گا۔"

میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدّق ہیں۔ آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔"

(المصلح موعود ۲۱۳ تا ۲۱۴)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جس مصلح موعود کی پیشگوئی کی گئی تھی تو اس کے مصداق آج ہم میں موجود نہیں ہیں اور ہم آپ سے براہ راست کچھ سُن نہیں سکتے مگر آپ کی بیان فرمودہ نصائح رہتی دنیا تک لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کا موجب بنیں گی۔ اب میں اپنے مضمون کو حضرت المصلح الموعودؓ کے نصائح سے پُر درج ذیل اشعار پر ختم کرتا ہوں۔

ع ۔ جب گذر جائیں گے ہم تم یہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو
ع ۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
ع ۔ کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دُور
اے مرے اہل وفا سُست کبھی گام نہ ہو
ع ۔ ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو۔

(کلام محمود)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اعلان برائے لجنات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق تفسیر صغیر کی ایک کاپی ہر احمدی گھرانے میں ہونی چاہیئے۔ جو بہنیں یک مشت قیمت ادا کر کے نہیں خرید سکتیں ان کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اقساط میں خریدنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لجنات اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تاکہ انہیں نادر تحفہ سے محروم نہ رہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غصہ اور ضبطِ نفس

(مکرم رفیق احمد صاحب نعیم ڈیرہ غازی خان)

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں پُر امن معاشرے کے قیام کے لئے بہت سی ہدایات موجود ہیں جن پر عمل کر کے انسان ایک اعلیٰ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ ان میں سے ایک غصہ و غضب کی حالت میں ضبطِ نفس ہے۔ غصہ افراد میں نفس ہوتا ہے اور کبھی معمولی باتوں پر بھڑک اٹھتا ہے اور انتقام کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ معاشرے کا امن تباہ ہو جاتا ہے۔ الفت کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور اتفاق و اتحاد کے رابطہ کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ مومنوں کی شان یہ ہے کہ:۔

"اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ"

(شوریٰ)

جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

نیز فرمایا کہ:۔

"وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ" (آل عمران)

غصہ پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ غصہ کو پی جائے پھر اس سے بڑھ کر ایک اور درجہ ہے کہ نہ صرف جذبات کو روک دے بلکہ معاف کر دے۔

حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کے معاملے میں اپنے ایک بھائی پر ناراض ہوئے ان کا وظیفہ بند کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی۔

بالکل معاف کر دینا بہت بہتر ہے کیونکہ اس بنا پر دشمن دوست ہو جاتے ہیں۔ انسان میں شفقت و ہمدردی اور محبت و دلسوزی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ ضبطِ نفس کا کامل نمونہ ہے اسلاف کی سکہ بند مذہبیت کے حافظین اور سماج کے بگڑے ہوئے ارباب اقتدار نے وہ بہیمانہ اور سفاکانہ ایذائیں دیں کہ ان کے تصور سے دل لرز اٹھتے ہیں۔ پتھر پر لٹایا گیا۔ رسیوں سے باندھ کر پتھریلی زمین پر گھسیٹا گیا۔ غور یہ جنگل سے کانٹے اٹھائے اور گذرگاہ گل و گلزار وحدت میں قدم رکھ جاتے۔ پھول جیسے جسم خاروں پر روندے گئے۔ قیامت خیز ایذائیں، طعن و استہزا اور کوچہ و بازار کے طوفان سے گذرتے ہوئے آپ پر نفسیاتی کرب کے لمحے گذرے۔ آپ کڑھتے رہے مگر دشمنوں کو بد دعا نہ دی۔ یہ برداشت اور تحمل کی انتہا تھی۔

غیرت مند اشخاص انتقام لینے کی طاقت رکھتے ہوئے اسے معاف کرنے کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ۔

من کظم غیظاً وھو یقدر علی انفاذہ ملأ اللہ قلبہ امناً و ایماناً

یعنی جو شخص طاقت رکھتے ہوئے غصہ ضبط کرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن اور ایمان سے بھر دیتا ہے۔

جو شخص اعتدال کے زیور سے آراستہ ہو اس کے غضب کا علاج آسان ہو گا کیونکہ غصہ اور انتقام ایک ظلم ہے اور صراطِ مستقیم سے انحراف جو کسی حالت میں بھی قابلِ تعریف نہیں وہ لوگ جو غصہ کو مردانگی تصور کرتے ہیں اور اسے شجاعت کہتے ہیں سخت غلطی خوردہ ہیں۔ حضور فرماتے ہیں

لیس الشدید بالصرعۃ۔ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب۔ (حدیث)

یعنی طاقت ور محض وہ شخص ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ غصہ انسان کو آپے سے باہر کر دیتا ہے اس لئے قاضی کو حکم ہے کہ غصہ کی حالت میں سزا کا فیصلہ نہ سنائے اس لئے کہ شاید وہ اس سے تجاوز کر جائے جس کا وہ مستحق ہے اور سزا دینے میں اس کی اپنی خواہشِ نفس شامل ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک شرابی کو نشہ کی حالت میں دیکھا اور اسے سزا دینا چاہی تو اس نے آپ کو گالیاں دیں آپ نے اسے رہا کر دیا اور واپس آ کر فرمایا چونکہ اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا اس لئے اس کو اگر میں نے دس لگائے ہوتے تو یہ سزا اپنے غصے کی تسکین کے لئے ہوتی نہ کہ خداوند کے حکم کے مطابق۔

اسی طرح ایک دفعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے ایک مجرم کو لایا گیا اس نے آپ کے سامنے بلند آواز میں باتیں کیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے غصہ کی حالت میں نہ لے گیا ہوتا تو میں تجھ کو سزا دیتا۔ اس طرح آپ نے سزا دینے سے احتراز فرمایا۔

غصہ دراصل ایک لمحے کا پاگل پن ہوتا ہے کیونکہ غصہ ور کا مزاج اعتدال سے زیادہ حرارت پر ہوتا ہے دل جو روح حیوانی کا منبع ہوتا ہے خالی رہ جاتا ہے اور روح کی وہ مدد جو اعضاء و جوارح کو پہنچتی رہی ہے ختم ہو جاتی ہے جو ہنگامی موت کا سبب بن جاتا ہے یا اخلاط جل جاتی ہیں اور ان کے جل جانے سے مختلف امراض پیدا ہوتے ہیں۔ غصہ عموماً عجب، تفاخر، خود پسندی، مزاج، تکبر، استہزا، غدر، ظلم اور ایسی اشیاء کی طلب سے پیدا ہوتا ہے جو نفس [illegible] کی صورت میں نور عقل جاتا رہتا ہے [illegible] کو دور کرنے کے لئے اپنی وضع کو بدلنا مفید ہوتا ہے مثلاً کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں [illegible] مفید ہے بشرطیکہ اس سے برے نتائج پیدا نہ ہوں اسی طرح حدیث نبوی کے مطابق وضو کرنا یا سو جانا بھی بہتر ہے۔

غصہ مطلق صورت میں ہر گز محمود نہ شرعاً معصیت، بلکہ اسے حدود میں رکھنے کا حکم ہے جہاں اصلاح کے لئے سزا کا تقاضا ہو وہاں سزا اور جہاں غصہ کی ضرورت ہو وہاں تحمل اور بردباری ضروری ہے۔ ہر چیز کے عیب [illegible] بہرحال ضبطِ نفس اور غصہ کو [illegible] اسلام کے اخلاق فاضلہ میں سے ایک خلق عظیم [illegible] پیدا کرنا [illegible] پر فرض ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں [illegible] "اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں۔ تو تم مارو بھی کھاؤ اور خوش رہو [illegible] اور شکر کرو۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیم [illegible] کی توفیق [illegible] (آمین)

قرآن کریم ——— ایک نعمت عظمیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وہ نعمت جو قرآن کریم کی شکل میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل دوبارہ ملی ہے اگر وہ ورثہ کے طور پر آپ کے بچوں کو نہیں ملتی تو آپ اپنی زندگی کے دن پورے کر کے خوشی سے اس دنیا سے رخصت نہیں ہو سکیں گے۔ جب آپ کو یہ نظر آ رہا ہو گا کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ظہور [illegible] قرآن کریم جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل حاصل کیا تھا اس سے آپ کے بچے کلیتہً ناواقف ہیں تو موت کے وقت آپ کو کیا خوشی حاصل ہو گی آپ ان جذبات کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ رہے ہوں گے کہ کاش آپ کی آئندہ نسل بھی ان [illegible] وارث ہوتی جن کو آپ نے اپنی زندگی میں حاصل کیا تھا پس تم اپنی جانوں پر رحم کرو اپنی نسلوں پر رحم کرو اپنے خاندانوں پر رحم کرو اور پھر اپنے گھروں پر رحم کرو جن میں تم سکونت پذیر ہو کیونکہ قرآن کریم کے بغیر آپ کے گھر بھی بے برکت رہیں گے۔"

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

درخواستِ دعا

خاکسار کا تایا زاد بھائی محمد سعید کو بیرون ملک کاروبار کے سلسلہ میں کچھ مشکلات اور پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جملہ پریشانیوں اور مشکلات کو دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد لطیف تاج کوٹلی آزاد کشمیر)

(۲) خاکسار کا بیٹا بسلسلہ کاروبار بیرون ملک مقیم ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح سے اپنی حفاظت میں رکھے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(مسعودہ شاہدہ اہلیہ قریشی خلیل احمد صاحب مسعود آباد۔ ملیر کراچی)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "اس محبت کو چھوڑ دو جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو" (ناظریت الہدیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ ۶ر تا ۱۲ر اگست ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم	اسمٰعیل محمود احمد صاحب ابن عبدالسلام صاحب	ملتان	۱۰۰،۰۰ روپے
محترمہ	عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز احمد خان صاحب	کراچی	۳۰،۰۰ "
"	امۃ الحی صاحبہ " شیخ عبدالحنان صاحب	"	۱۰۰،۰۰ "
مکرم	میاں عبدالحق قدوس صاحب	"	۱۵،۰۰ "
"	بشیر احمد انور صاحب	"	۲۰،۰۰ "
"	عبدالوحید صاحب	"	۲۰،۰۰ "
ڈاکٹر	اجرار احمد صاحب ابن میاں گلزار احمد صاحب	ہرات چنیوٹ	۱۰۰۰،۰۰ "
مکرمہ	آصفہ فیاض صاحبہ میاں منیر احمد والد صاحب مرحوم		۲۰،۰۰ "
"	سعادت منہ بیگم صاحبہ میاں ضلع سرگودھا		۲۵،۰۰ "
مکرم	سید سعید احمد صاحب دار برکات ضلع شیخوپورہ		۴۶،۰۰ "
"	ملک عنایت اللہ صاحب	جہلم	۱۰۰۰،۰۰ "
"	" " "	منجانب مرحوم والدین	۱۰۰۰،۰۰ "
"	" " " "	خسر مرحوم	۵۰۰،۰۰ "
"	" " " "	برادر مرحوم	۳۷،۰۰ "
مکرمہ	انیسہ صاحبہ زوجہ سعادت احمد خان صاحب	ربوہ	۲۰،۰۰
"	سلیمہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ محبوب علی صاحب کراچی	منجانب امۃ الباسط صاحبہ مرحومہ	۵۰۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ گھٹیالیاں	ضلع سیالکوٹ	۱۰،۰۰ "
	جماعت احمدیہ گھنوکے جٹ	"	۱۶،۰۰ "
"	" گوٹھ احمد پور	ضلع سانگھڑ (سندھ)	۵۰،۰۰ "
مکرمہ	بشریٰ نسیم صاحبہ	دارالیمن ربوہ	۵۰،۰۰ "
مکرم	چوہدری محمد احمد صاحب	"	۱۰،۰۰ "
"	چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ	ظفروال ضلع سیالکوٹ	۲۵،۰۰ "
	جماعت احمدیہ چیمہ جوڑ فیکٹری	ضلع جہلم	۵۰،۰۰ "
"	محمد یوسف صاحب چک ۱۳۵/۱۱-ر	ضلع ملتان	۱۰،۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

عنوان۔ تعزیر احزاب۔ حجم ۱۰ ہزار الفاظ۔

نقد انعامات۔ اول انعام ۷۰۰/- روپے دوم انعام ۵۰۰/- روپے اور سوم انعام ۳۰۰/- روپے آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔

مطالعہ کتب

۱۵ اپریل سے خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب نور الدین لکھنا شروع کی جائے۔ سوالوں کا جواب ۱۱ مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ ماہ مئی میں ایک غلطی کا ازالہ کتاب مقرر ہے۔

مرکزی سالانہ امتحان

۹ر جون بروز جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ خدام طبر پور انجار کی کلاس میں خدام شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ سائیکل

میرا سائیکل ایک نقل عمر ہسپتال سے کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیا۔ (خاکسار سید عامر اللہ

نیکٹر ہمایر یا نزد ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

بتاریخ ۲۵ر اپریل بروز جمعہ تمام مجالس اطفال کے لئے شعبہ وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے ایک مثالی وقار عمل کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اپنے حلقہ کے سو فیصد اطفال کو اس پروگرام میں شامل فرمانے کی بھرپور کوشش فرمائیں اور پھر رپورٹس مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

ہر سال اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کا عنوان ہے

"سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ"

اول، دوم اور سوم آنے والوں کو دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔

یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فلسکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہئے۔

پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم پیر ہارون الرشید صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم پیر مظہر الحق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ۶۳۱/۴۴ روپے اور امانت ۶/۶۶ تحریک جدید ربوہ میں مبلغ ۱۰۵۰/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) پیر سلطان احمد صاحب (۲) پیر عبدالرحیم صاحب (۳) صفیہ بیگم صاحبہ (۴) امۃ الحکیم صاحبہ پسران و دختران۔

والد صاحب مرحوم موصی تھے جن کا حصہ جائیداد اس رقم پر ادا ہو چکا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقوم مذکورہ بالا تمام وارثان کو بحصص شرعی ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

عزیزم عبدالباسط صاحب مکینکل انجینئر ۲۰ر مارچ کو صبح حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۲۴ سال تھی۔ مرحوم بہت ہی مخلص خادم ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اس جوانمرگ کو برداشت کرنے کی قوت بخشے آمین

(عبدالرحیم عابد ساہیوال)

درخواست دعا

میرے چچا جان محترم محمد عبدالوہاب صاحب جو کہ سابق صدر مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم حلقہ دھرم پورہ لاہور کے چھوٹے بیٹے ہیں پچھلے چند دن ہوئے پہلی بار ہارٹ اٹیک ہوا جس پر انہیں کراچی ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ اب ان پر دوبارہ ہارٹ اٹیک ہوا ہے تمام احباب جماعت سے انکی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبدالشکور آصف خان کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

۱۰

مکرمہ زہرہ امین صاحبہ ٹرول پمپ گڈو بیراج	۲۰۰/- روپے
مجلس اطفال الاحمدیہ نیکرای ایریا ربوہ	۵۰/- "
مکرمہ سلیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم دوست محمد صاحب شاہد ربوہ	۱۰/- "
مکرم عبدالمنان خان صاحب ربوہ	۵۰/- "
مکرمہ نائلہ زمان صاحبہ c/o اللہ داد خان متصل پرانی جیل گجرات	۱۰/- "
مکرم میاں عبدالرحمٰن صاحب c/o میاں خیر محمد صاحب احمدی۔ بلاک ۳ - ڈیرہ غازی خان	۵۰/- "
مکرمہ امین بشیر صاحبہ نیگلہ ۱۱۶ ولیسٹرج پتال روڈ راولپنڈی	۳۰/- "
مکرمہ مسز ناصر حسین صاحبہ ۲/۹ گلبرگ ۲ لاہور	۴۲۵/- "
مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب سرگودھا	۲۰۰/- "
مکرمہ وسیم رشید صاحبہ مکان ۲۷ دارالبرکات ربوہ	۵۰/- "
مکرمہ سعیدہ اختر الوحید صاحبہ مکرم ڈاکٹر سید عبدالوحید بخاری صاحب سیدانی والی ضلع سیالکوٹ	۳۰/- "
مکرمہ سیدہ رضوانہ شمیم صاحبہ ربوہ	۵۰/- "
مکرم عبدالباسط صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰/- "
مکرم منیجر صاحب احمد برادرز پی آئی اے گول بازار ربوہ	۵۰/- "
مکرم میجر محمد حنیف صاحب پنشنر دارالصدر غربی ربوہ	۱۰/- "
مکرمہ مسز منیر صاحبہ دارالصدر ربوہ	۱۰۰/- "
مکرم عبید ناصر ارتضیٰ اعلیٰ صاحب المجرا - ۱۲ بہادر یار جنگ روڈ کراچی ۵	۱۰/- "
مکرمہ نور زینب صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب روڈ مین روڈ تاجیانہ پورہ سیالکوٹ	۵۰/- "
مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب بٹر تارنگ منڈی شیخوپورہ	۱۵۰/- "
مکرمہ بشریٰ بیگم ہاشمی چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ	۱۰/- "
مکرم خلیل احمد بشیر صاحب مبلغ سیرالیون بذریعہ ناظر علی صاحب	۱۰/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سرلنگی دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰/- "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ	۱۰/- "
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ c/o عبدالحق صاحب لاہور	۱۰/- "
مکرم خاور اشفاق گوندل سول لائن گوجرانوالہ	۱۰۰/- "
مکرم نصیر احمد صاحب کراچی چھاؤنی	۵۰/- "
مکرم محمد رمضان صاحب جناح پارک لاہور	۲۰/- "
مکرمہ مسز فاروق صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۰۰/- "
مکرمہ بیگم ممتاز عطاء اللہ صاحبہ معرفت کرنل عطاء اللہ صاحب ۱۸ بی گلبرگ لاہور	۱۰۰/- "
مکرمہ بلقیس اخوند فیاض احمد صاحب لاہور	۲۰۰/- "
مکرم امتیاز احمد صاحب بٹ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰/- "
مکرمہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ معرفت میجر محمد افضل طفیل صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۲۰/- "
مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ گلزار احمد صاحب راجپوت چنیوٹ	۳۰/- "
مکرم رانا فضل محمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۱۰/- "
مکرم منیر احمد نواز صاحب لاہور	۱۰۰۰/- "
مکرمہ نیلوفر صاحبہ ابوظہبی	۷۵/- "
مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد صاحب منظر گڑھ	۱۰۰/- "
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ لاہور	۱۷۰/- "
مکرمہ بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالعزیز c/o خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ کینٹ	۵۰/- "
مکرمہ شبنم جمیل صاحبہ c/o	۱۰۰/- "

(باقی)

وصایا

: ضروری نوٹ :

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۲۴۳۵۹:

میں مجید اللہ ولد عبدالرحیم خان صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی گیٹ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مجید اللہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ حیدر علی ظفر ولد رستم علی صاحب وصیت ۱۹۴۷۱ مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالستار خادم ولد بابو عبدالکریم صاحب اکونٹنٹ سی ایم ایس لاہور چھاؤنی

نمبر ۲۴۴۰۰:

میں کرنل ریٹائرڈ غلام رسول ورک ولد چوہدری حاکم علی ورک قوم جٹ ورک پیشہ زراعت و تجارت عمر ۵۳ سال ۸ ماہ بیعت بتوک ۳۰۳ بعد تاریخ ستمبر ۱۹۵۸ء ساکن ۱۲۰ کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مددگار (پرانس) ۱۹۶۶ ماڈل مالیتی ۱۲،۰۰۰/- روپے (۲) گھریلو سامان اور فرنیچر وغیرہ ۲۰،۰۰۰/- روپے (۳) پلاٹ ۳۲۸ سٹریٹ ۳۶ رقبہ ۴ کنال مالیتی ۸۰،۰۰۰/- روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶،۹۳۰/۸۱ روپے ماہوار آمد بصورت زراعت و تجارت و پنشن وغیرہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ (کرنل ریٹائرڈ) غلام رسول ورک ۱۲۰ کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد۔ چوہدری صلاح الدین ایڈووکیٹ مشرقی نوتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد۔ نور احمد مرتضیٰ [illegible] محمد ابراہیم [illegible] صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۲۴۴۰۱:

میں صغیر بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شادمان نگر چوبرجی تاریخ کا نوٹی [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے وصول شدہ بصورت زیور حسب تفصیل (۲) زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ ۴۲ قیراط موجودہ قیمت ۳۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت [illegible] خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ صغیر بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب بھٹی مکان ۳ گلی ۳ تاج کالونی شادمان نگر چوبرجی لاہور گواہ شد۔ عبدالرحمٰن خادم [illegible] مکان ۳ تاج کالونی شادمان نگر چوبرجی لاہور۔ گواہ شد صلاح الدین سیکرٹری مال [illegible] وصیت ۲۴۸۹ - A - ۸۷ رحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ اول)

۴۔ گزشتہ سال کی آمد کے مقابل پر گزشتہ سال کے اصل اخراجات کا گوشوارہ بھی میزانیہ میں درج ہو جائے تو بہتر ہوگا

۵۔ آئندہ میزانیہ صدر انجمن احمدیہ شوریٰ سے کافی عرصہ قبل پیش ہونا چاہیے تاکہ جماعتیں شوریٰ سے انعقاد سے کم از کم پندرہ روز قبل میزانیہ مہیا کر سکیں۔

۶۔ عملہ مستعار میں کلرک کی تنخواہ کی وجہ سے آمد و خرچ میں ۴،۲۱۱ روپے کا اضافہ کر دیا جائے۔

۷۔ ویلفیئر فنڈ کی مد میں آمد میں ۱،۵۰۰ روپے کی کمی کر دی جائے۔ اور فروخت جائیداد کی ۵۰،۰۰۰ روپے کی مد حذف کر دی جائے۔

سفارشات ۶-۷ کے نتیجہ میں مجموعی بجٹ میں ۶۰،۷۸۹ روپے کی کمی ہو جائیگی اور میزانیہ ۱۰،۵۰،۸۹۲ روپے آمد و خرچ ہوگا۔

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب کی دعوت پر مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور۔ مکرم شیخ افتخار علی صاحب فیصل آباد۔ مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی۔ مکرم سعید احمد صاحب گجرات۔ مکرم رحیم بخش صاحب لائلپور ضلع فیصل آباد۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ رائیونڈ۔ مکرم برادرم مظفر احمد صاحب مظفر امریکہ نے عمومی بحث میں اور اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نمائندہ بخنہ اماء اللہ۔ اور مکرم علی اکبر صاحب بلوچ نواب شاہ (سندھ) نے تفصیلی بحث میں حصہ لیا۔

ارشادات حضور ایدہ اللہ

بحث کے دوران میں حضور ایدہ اللہ نے جو ارشادات فرمائے ان کا ملخص یہ ہے

۱۔ صدر انجمن والے پہلے قطع نظر آمد کے پہلے بجٹ پر دس فیصدی زیادہ کر دیتے تھے۔ اس سال انہوں نے پہلے بجٹ پر دس فیصد زائد کرنے کی بجائے گزشتہ سال کی اصل آمد کے مطابق بجٹ بنایا ہے۔ اس طرح بجٹ میں دس فیصدی کی بجائے قریباً ۲۲ فیصدی کی زیادتی ہوئی ہے۔ مومن کا قدم آگے ہی آگے بڑھے گا پیچھے نہیں ہٹے گا۔ چاہے بجٹ زیادہ نہ بھی رکھا جائے۔ چنانچہ ہر سال اصل آمد مجوزہ بجٹ سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کا قدم بفضلہ تعالیٰ کس قدر آگے ہے۔

ایک نمائندہ نے یہ بات نوٹ کروائی کہ بجٹ میں جلسہ سالانہ کی مجوزہ آمد شرح چندہ کے لحاظ سے کم ہے۔ یعنی شرح کے مطابق جو چندہ بنتا ہے وہ درج نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا صدر انجمن احمدیہ اسے نوٹ کرے۔ جلسہ سالانہ کا بجٹ آمد وہی رکھا جائے جو شرح کے مطابق بنتا ہے۔

سہ رپورٹ کے متعلق حضور نے محترم ناظر اعلیٰ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آئندہ وہ اس رپورٹ کے لئے دو فارم ہر جماعت کو بھیجا کریں تاکہ جماعت رپورٹ کی ایک کاپی اپنے پاس رکھ سکے۔

اس کے بعد محترم مرزا عبدالحق صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے فرمایا۔ جو دوست اس حق میں ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو ان تبدیلیوں کے ساتھ جن کی سفارش سب کمیٹی بیت المال نے کی ہے۔ نیز اس تبدیلی کے بعد جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت چندہ جلسہ سالانہ کی مجوزہ آمد میں کی جائے گی منظور کر لیا جائے۔ وہ کھڑے ہو جائیں۔

محترم مرزا صاحب کے اس ارشاد پر سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اسے منظور کرنے کی سفارش کی اور حضور نے فرمایا منظور ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجوزہ بجٹ آمد جلسہ سالانہ میں ۸،۳۰۰ روپے کا اضافہ ہوگا اور اس طرح مجموعی بجٹ آمد ۳۸۶،۱۰۰ روپے پر مشتمل ہوگا۔

دعا کی

رسالہ تحریک جدید

اگرچہ حالات کی مجبوری کی بناء پر ہم اشاعت کی مقررہ تاریخ تک تو نہیں آسکے۔ لیکن الحمدللہ کہ اس کے قریب قریب آگئے ہیں۔ ہماری کوشش یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پرچہ ہر ماہ مقررہ تاریخ پر شائع ہو کر قارئین کرام کی خدمت میں بلا تاخیر پہنچ جایا کرے۔

مارچ کا پرچہ پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ امید تو ہے کہ انشاء اللہ خاصہ زیادہ صاحبان کو یہ پرچہ مل گیا ہوگا یا اب ملنے ہی والا ہوگا۔ لیکن جب بھی یہ پرچہ نہ ملے آپ ہمیں اطلاع ضرور دیا کریں۔ ایک تو اس لئے کہ آپ کو دوبارہ پرچہ بھیجنے کا انتظام کیا جا سکے۔ اور دوسرے اس لئے کہ ترسیل کے انتظام کہیں سقم ہو تو اسے دور کیا جا سکے۔

امید ہے ایسے تمام قارئین جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے وہ ہم سے بھرپور تعاون فرماتے ہوئے جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا اس پرچہ کو شائع کرنا اور آپ کا اسے پڑھنا ہر طرح بابرکت ہو۔ اور ہم سب اس مقصد کو پورا کر سکیں جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کے پرچوں سے پورا ہوتے دیکھنے کے متمنی ہیں۔

(منیجر ایڈیٹر تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم آغا شکیل ناصر خان میڈیکل سٹوڈنٹ فائنل ایر کا نکاح عزیزی ثمینہ خان بنت ڈاکٹر داؤد خان صاحب از لندن بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر جناب مولانا عبدالمالک صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ پڑھا۔ دونوں عزیز اور عزیزہ جناب میجر ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب مرحوم کے نواسے اور نواسی ہیں۔

تمام بزرگان جماعت اور عزیز و اقربا سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت بنائے اور انجام بخیر کرے۔ نیز عزیزم آغا شکیل ناصر خان کو کامیاب کرے اور خادم دین بنائے۔

خاکسار آغا رشید احمد خان ریٹائرڈ انجینئر کوئٹہ بلوچستان

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان صاحب رح
کے فرزند اور جانشین
جناب حکیم عبدالحمید اعوان
۳ اپریل - تا - ۱۳ اپریل
مکان نمبر 929 C طارق روڈ
P.E.C.H سوسائٹی میں قیام
کرینگے۔ ضرورتمند مریض اور مشورہ چاہنے والے
۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک
تشریف لا سکتے ہیں۔
منیجر مشہور دواخانہ
گوجرانوالہ ۱۹۰

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز
یادگار عائشہ اور معیاری چشمے
حاصل کریں۔
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس ٹوبازار
سیالکوٹ - فون نمبر ۵۷۱۴

ہائپرٹینشن کیور — HYPERTENTION CURE

کیپسول ۱	۲۰۰۰ پوٹینسی	۵۰ - ۱ روپے	ڈاک خرچ
کیپسول ۲	۱۰۰۰ "	۰۰ - ۳ "	پیکنگ
کیپسول ۳	۱۰ ہزار "	۵۰ - ۴ "	
کیپسول ۴	ایک لاکھ "	۰۰ - ۶ "	پانچ روپے
۴ کیپسول کا مکمل کورس		۰۰ - ۱۵ "	

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

دیکھئے نمبر ۵۲۵۴